سورة الکهف

آیات ١٠٢ - ١١٠

اَفَحَسِبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا عِبَادِىۡ مِنۡ دُوۡنِىۡۤ اَوۡلِيَآءَ‌ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾
قُلۡ هَلۡ نُـنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ؕ ﴿١٠٣﴾
اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿١٠٤﴾
اُولٰۤـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ﴿١٠٥﴾
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾
اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۙ ﴿١٠٧﴾
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾
قُلْ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَـنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾
قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا
صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ع ﴿١١٠﴾

سُوْرَةُ الْكَهْف

مکیة

آیات 110

زمین پر اللہ نے زینت کی بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں۔ وسائل، اسباب و ذرائع پیدا کیے تاکہ انسان کے عمل کی آزمائش کرے- جس میں ایمان (توحید)، مال و دولت، عزت و شرف، علم و فہم اور قوت و اقتدار کی آزمائش شامل ہے

ان سب آزمائشوں اور فتنوں سے بچ کر ایمان، توحید اور آخرت کی دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت دکھاؤ

آیات 1-8

تمہید- قرآن کی حقانیت و اعتدال- آپ ﷺ کو صبر کی تلقین، انذار و تبشیر

آیات 9-26

قصہ اصحابِ کہف

اس سے مکہ کے حالات پر تطبیق- ایمان کی آزمائش

آیات 27-31

نبی کریمؐ کی توجہ اور التفات نادار اہل ایمان کی طرف کرنے کی ہدایت

آیات 32-49

دو باغ والوں کا قصہ

مال و دولت کی آزمائش- دنیاوی کامیابی کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت

آیات 50-59

آدم و ابلیس کی سر گزشت سے قریش کو ان کی غفلت پر تنبیہ

آیات 60-82

قصہ موسیٰ و خضر

ارادۂ و حکمت الٰہی- انسانی علم فہم اور صبر کا امتحان

آیات 83-101

قصہ ذوالقرنین

اقتدار کی آزمائش- ذوالقرنین کے اقتدار و قوت سے قریش کو عبرت و تنبیہ

آیات 102-110 اختتامیہ

زندگی کی ساری دوڑ دھوپ کا ہدف اس دنیا کو بنا لینا دائمی اور ابدی خسارے کا باعث

اللہ کی آیات کے کفر کے ساتھ کسی جزوی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں

معجزے اور نشانیاں دکھانا اللہ کا کام ہے، پیغمبرؐ کی حیثیت ایک بندے اور رسول کی ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس نیک اعمال اور اطاعت کا پیش خیمہ ہے

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾

اَفَحَسِبَ - تو کیا گمان کرلیا ہے

اَ : ہمزہ استفہامیہ (کیا)

حَسِبَ يَحْسَبُ ، حِسْبَانًا : خیال کرنا، گمان کرنا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا - ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا

اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ - کہ وہ بنالیں گے میرے بندوں کو

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : پکڑنا، بنانا (VIII)

مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ - میرے سوا (اپنا) کارساز

دُوْنِ : سوا

اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ - بے شک ہم نے تیار کر رکھی ہے جہنم

اَعْتَدَ يُعْتِدُ ، اِعْتَادٌ : تیار کرنا (IV)

لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا - کافروں کے لیے سامان ضیافت

نُزُل : مہمانی کا کھانا، طعام ضیافت مہمانی

نَزَل : کسی جگہ اترنا، قیام کرنا، مہمان بننا

قُلْ هَلْ - آپ کہہ دیجئے کیا

نُنَبِّئُكُمْ - کیا ہم خبر دیں تمہیں

نَبَّاَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِئَةٌ : خبر دینا (II)

اردو میں : نبی، نبوت، انبیاء، تنبیہ

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا - سب سے زیادہ ناکام و نامراد (لوگوں کی) بلحاظ اعمال کے

اَخْسَرِيْنَ : افعل التفضیل جمع کا صیغہ (سب سے زیادہ خسارہ پانے والے)

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

اَلَّذِيْنَ - وہ لوگ جو (کہ)

ضَلَّ سَعْيُهُمْ - ضائع ہو گئی ان کی جدو جہد

ضَلَّ يَضِلُّ ، ضَلٰلًا: گمراہ ہونا، ناکام ہونا، ضائع ہونا

سَعْيُ : کوشش، جدوجہد، دوڑ دھوپ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - دنیوی زندگی میں

وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ - اور وہ سمجھتے رہے

حَسِبَ يَحْسَبُ ، حِسْبَانًا :خیال کرنا، گمان کرنا

اَنَّهُمْ - کہ وہ

يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا - وہ اچھے کام کر رہے ہیں

اَحْسَنَ يُحْسِنُ ، اِحْسَانًا :اچھا کرنا، احسان کرنا (IV)

صُنْعًا: (مصدر) بنانا، تیار کرنا، کاریگری

صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ :یہ اللہ کی کاریگری کا کرشمہ ہوگا جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ استوار کیا ہے

اردو میں : صنعت، صنّاعی، مصنوعی، مصنوعات، تصنّع

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِيٓ أَوْلِيَآءَ ۚ إِنَّآ أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِينَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾
الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾

تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے، یہ خیال رکھتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں ؟ ہم نے ایسے کافروں کی ضیافت کے یے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ، ان سے کہو، کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں ؟

وہ کہ دنیا کہ زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔

Do the unbelievers, then, believe that they can take any of my creatures as their guardians beside Me? Verily We have prepared Hell to welcome the unbelievers.

Do the unbelievers, then, believe that they can take any of my creatures as their guardians beside Me? Verily We have prepared Hell to welcome the unbelievers.

It will be those whose effort went astray in the life of the world, and who believe nevertheless that they are doing good.

اَفَحَسِبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا عِبَادِىۡ مِنۡ دُوۡنِىۡۤ اَوۡلِيَآءَ‌ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلۡ هَلۡ نُـنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ؕ﴿۱۰۳﴾

خاتمہ سورت کی آیات

- یہاں سے سورۃ کے اختتام تک کی آیات خاتمہ سورۃ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس اختتامیہ کا تعلق سورت کے مجموعی مضامین کے ساتھ جڑا ہوا ہے
- نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت دنیا مختلف گمراہیوں میں مبتلا تھی، لیکن سب سے بنیادی گمراہی یہ تھی کہ لوگ دنیا کی زیب و زینت میں گم ہو کر آخرت کو بھول چکے تھے۔ ان کی زندگی خواہشات، مفادات اور تعصّبات کے گرد گھوم رہی تھی، اور وہ کسی اخلاقی یا روحانی بات کو اجنبی اور خطرناک تصور کرتے تھے۔ سورۃ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے واضح کیا کہ نبی ﷺ کی بعثت کا مقصد لوگوں کو ان کے انجام سے خبردار کرنا اور آخرت کی یاددہانی کرانا ہے۔ دنیا پرستی کی یہ روش نہ صرف دنیا بلکہ آخرت کی بربادی کا باعث بن رہی ہے، اور نجات کا راستہ صرف **ایمان، آخرت کے یقین** اور **دنیا کی حقیقت** کو سمجھنے میں ہے۔
- پوری سورت میں شرک کی تردید اور ان کے رویئے کے خطرناک انجام پر بار بار تنبیہ کے بعد ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ ان کافروں کا اب بھی یہ گمان ہے کہ وہ میرے بندوں کو میرے سوا اپنا کارساز بنالیں گے اگر بالفرض قیامت آ بھی گئی تو وہ انھیں قیامت کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچالیں گے
- ان بدبختوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ قیامت میں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ وہاں ایمان و عمل اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا کوئی سہارا کارآمد نہیں ہوگا۔ رہے یہ لوگ جو ابھی تک سہاروں پر یقین لگائے ہوئے ہیں ہم نے ان کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھا ہے

قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ؁ اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ؁

سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے

- یہ ہے وہ مضمون جسے ابتدا میں اس سورت کا عمود قرار دیا گیا تھا یعنی دنیا اور اس کی زیب وزینت !
- سورت کی ابتدائی آیات میں بتایا گیا تھا کہ دنیا کی زیب وزینت اور رونقوں پر مشتمل یہ خوبصورت محفل سجائی ہی انسانوں کی آزمائش کے لیے گئی ہے
- اس کے ذریعے سے انسانوں کے رویوں کی پرکھ پڑتال کرنا اور ان کی جدوجہد کی غرض وغایت کا تعین کرنا مقصود ہے (اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا)
- اب یہاں ان لوگوں کی نشاندہی کی جارہی ہے جو اپنے اعمال اپنی محنت ومشقت بھاگ دوڑ اور سعی وجہد میں سب سے زیادہ گھاٹا کھانے والے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو اس آزمائش میں ناکام ہو کر دنیا کی زیب وزینت ہی میں کھو گئے ہیں
- آپ ﷺ نے فرمایا : " كُلُّ النَّاسِ يَغۡدُو فَبَاءِعٌ نَفۡسَهُ فَمُعۡتِقُهَا اَوۡ مُوۡبِقُهَا " ہر انسان جب صبح کرتا ہے تو خود کو بیچنا شروع کرتا ہے پھر یا تو وہ اسے آزاد کرا لیتا ہے یا (گناہوں سے) ہلاک کر دیتا ہے
- ہر کوئی اپنے آپ کو بیچتا ہے۔ کوئی اپنی طاقت اور قوت بیچتا ہے کوئی اپنی ذہانت اور صلاحیت بیچتا ہے اور کوئی اپنا وقت اور ہنر بیچتا ہے
- گویا یہ دنیا محنت عمل اور کوشش کی دوڑ کا میدان ہے اور ہر انسان اپنے مفاد کے لیے بقدر ہمت اس دوڑ میں شامل ہے۔ مگر بدقسمتی سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی پوری کوشش اور محنت کے باوجود گھاٹے میں رہتے ہیں ان کا ذکر آگے...

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

- خسارہ پانے والے لوگ : وہ جنہیں آخرت مطلوب ہی نہیں ان کی ساری تگ و دو اور سوچ بچار دنیا کمانے کے لیے ہے
- آخرت کے لیے انہوں نے نہ تو کبھی کوئی منصوبہ بندی کی اور نہ ہی کوئی محنت
- اللہ کو اصل میں ان سے مقصود و مطلوب کیا ہے ؟اس بارے میں انہوں نے کبھی سنجیدگی سے سوچنے کی زحمت ہی نہیں کی
- مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا - جو کوئی طلب گار بنتا ہے جلدی والی (دنیا) کا تو ہم اس کو جلدی دے دیتے ہیں اس میں جو کچھ ہم چاہتے ہیں جس کے لیے چاہتے ہیں پھر ہم مقرر کر دیتے ہیں اس کے لیے جہنم وہ داخل ہوگا اس میں ملامت زدہ دھتکارا ہوا۔ اور جو کوئی آخرت کا طلبگار ہو اور کوشش کرے اس کے لیے اس کی سی کوشش اور وہ مؤمن بھی ہو تو وہی لوگ ہوں گے جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی
- نجات اخروی کا امیدوار بننے کے لیے ہر بندۂ مسلمان کو واضح طور پر اپنا راستہ متعین کرنا ہوگا کہ وہ طالب دنیا ہے یا طالب آخرت
- جہاں تک دنیا میں رہتے ہوئے ضروریات زندگی کا تعلق ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک و بد سب کی پوری ہو رہی ہیں
- ایک بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ وہ اپنی ضروریات زندگی کے حصول کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور فکر دنیا سے بے نیاز ہو کر آخرت کو اپنا مطلوب و مقصود بنائے

قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ اَعۡمَالًا ؕ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُهُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ هُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿۱۰۴﴾

- اور ان لوگوں کے راستے پر نہ چلے جنہوں نے سراسر گھاٹے کا سودا کیا ہے جن کی ساری محنت اور تگ و دو دنیا کی زندگی ہی میں گم ہو کر رہ گئی ہے
- انہوں نے جو کچھ بھی کیا خدا سے بے نیاز اور اور آخرت سے بے فکر ہو کر صرف دنیا کے لیے کیا
- دنیوی زندگی ہی کو اصل زندگی سمجھا۔ دنیا کی کامیابیوں اور خوشحالیوں ہی کو اپنا مقصود بنایا
- خدا کی ہستی کے اگر قائل ہوئے بھی تو اس بات کی کبھی فکر نہ کی کہ اس کی رضا کیا ہے اور ہمیں کبھی اس کے حضور جا کر اپنے اعمال کا حساب بھی دینا ہے
- اپنے آپ کو محض ایک خود مختار و غیر ذمہ دار حیوان عاقل سمجھتے رہے جس کے لیے دنیا کی اس چراگاہ سے فائدہ اٹھانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَ رُسُلِىۡ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا - یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے انکار کیا

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ - اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا

لِقَآءِ : ملاقات

فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ - تو ضائع ہوگئے انکے اعمال

حَبِطَ يَحۡبِطُ ، حَبۡطًا: ضائع ہونا، برباد ہونا

فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ - پس نہیں ہم قائم کریں گے ان کے (اعمال کے) لیے

اَ قَامَ يُقِيۡمُ ، اِقَامَةٌ : قائم کرنا (IV)

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا - قیامت کے دن کوئی وزن

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ - یہ ہے ان کا بدلہ، جہنم

بِمَا كَفَرُوۡا - اس کے سبب جو انہوں نے انکار کیا

وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ - اور بنایا میری آیات کا

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ: پکڑنا، بنانا (VIII)

وَ رُسُلِىۡ هُزُوًا - اور میرے رسولوں کا مذاق

رُسُلِ : رَسُوۡلٌ کی جمع

هُزُوًا (مصدر بمعنیٰ اسم مفعول) وہ جس کا مذاق اڑایا جائے (مذاق)

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَ
اتَّخَذُوٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا۔ اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے، قیامت کے روز ہم انھیں کوئی وزن نہ دیں گے

ان کی جزا جہنم ہے اس کفر کے بدلے جو انھوں نے کیا اور اس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے۔

Those are the ones who refused to believe in the revelations of their Lord and that they are bound to meet Him. Hence, all their deeds have come to naught, and We shall assign no weight to them on the Day of Resurrection.

Hell is their recompense for disbelieving and their jesting with My revelations and My Messengers.

محمد اقبال

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهِۦ فَحَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذَٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا۟ وَٱتَّخَذُوٓا۟ ءَايَٰتِى وَرُسُلِى هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

حبوطِ اعمال (Nullification of deeds)

- حبوط کا اصلی اور لغوی مفہوم: جانور کا پیٹ پھولنا ہے، جب وہ کوئی زہریلی گھاس کھالے (جس سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے)۔ ضائع ہونے والے انسانی اعمال کی حقیقت بنانے کے لیے حبوط سے کوئی موزوں لفظ نہیں ہے۔
- حبوط کی مثال اُس شخص کی نفسیات کو ظاہر کرتی ہے جو دنیاوی کامیابیوں کو حقیقی کامیابی سمجھتا ہے، لیکن در حقیقت یہ اُس کی روحانی موت کا سبب بنتا ہے
- اس طرح کے لوگوں نے دنیا میں خواہ کتنے ہی بڑے کارنامے کیے ہوں، بہر حال وہ دنیا کے خاتمے کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے۔ اپنے قصر اور محلات، اپنی یونیورسٹیاں اور لائبریریاں، اپنے کارخانے اور معمل، اپنی سڑکیں اور ریلیں، اپنی ایجادیں اور صنعتیں، اپنے علوم و فنون اور اپنی آرٹ گیلریاں، اور دوسری وہ چیزیں جن پر وہ فخر کرتے ہیں، ان میں سے تو کوئی چیز بھی اپنے ساتھ لیے ہوئے وہ خدا کے ہاں نہ پہنچیں گے کہ خدا کی میزان میں اس کو رکھ سکیں۔ وہاں جو چیز باقی رہنے والی ہے وہ صرف مقاصد عمل اور نتائج عمل ہیں
- اب اگر کسی کے سارے مقاصد دنیا تک محدود تھے اور نتائج بھی اس کو دنیا ہی میں مطلوب تھے اور دنیا میں وہ اپنے نتائج عمل دیکھ بھی چکا ہے تو اس کا سب کیا کرایا دنیائے فانی کے ساتھ ہی فنا ہو گیا۔ آخرت میں جو کچھ پیش کرکے وہ کوئی وزن پا سکتا ہے وہ تو لازماً کوئی ایسا ہی کارنامہ ہونا چاہیے جو اس نے خدا کی رضا کے لیے کیا ہو، اس کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے کیا ہو اور ان نتائج کو مقصود بنا کر کیا ہو جو آخرت میں نکلنے والے ہیں۔ ایسا کوئی کارنامہ اگر اس کے حساب میں نہیں ہے تو وہ ساری دوڑ دھوپ بلاشبہ اکارت گئی جو اس نے دنیا میں کی تھی۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾

حبوطِ اعمال اور ہماری عملی زندگی

- ہر عمل کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچیں کہ آیا یہ عمل اللہ کی رضا کے لیے ہے یا صرف دنیاوی فائدے کے لیے۔ اگر خالصتاً دنیاوی مفاد کے لیے ہوں، تو یہ "حبوط" کی مانند ہیں۔ یہ کامیابیاں دکھاوے میں تو بھری ہوئی لگتی ہیں، مگر آخرت میں بے وزن ہوں گی
- ظاہری کامیابیوں (ڈگری، نوکری، دولت، شہرت) پر فخر کرنے کی بجائے یہ دیکھیں کہ کیا ان کامیابیوں سے دین یا انسانیت کو فائدہ ہوا؟ اپنی صلاحیت کو اللہ کی مخلوق کی خدمت میں استعمال کریں، صرف پیسہ کمانے کے لیے نہیں۔
- ہر عمل کے انجام کو آخرت سے جوڑیں: "کیا یہ عمل میرے لیے قیامت کے دن فائدہ مند ہوگا؟
- دنیا کو منزل نہیں، وسیلہ سمجھیں - اعلیٰ تعلیم ،کاروبار، عمارات، سائنس، ٹیکنالوجی، اور آرٹ میں ترقی، ناپسندید نہیں، یہ چیزیں اگر محض دنیا کمانے، شہرت حاصل کرنے، یا فخر جتانے کے لیے کی جارہی ہیں تو آخرت میں بے وزن ہوں گی
- اپنے اعمال کا محاسبہ کریں -روزانہ کے اعمال پر غور کریں: کیا میں نے آج ایسا کوئی کام کیا جو صرف اللہ کی رضا کے لیے تھا؟ اگر نہیں، تو اپنی ترجیحات بدلیں۔

حقیقی کامیابی وہی ہے جو اللہ کے ہاں وزن رکھے۔ اپنی زندگی کے ہر پہلو کو اِس اصول پر پرکھیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا - بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ - اور انہوں نے عمل کیے نیک

كَانَتْ لَهُمْ - (تو) ہیں ان کے لیے

جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا - فردوس کے باغات بطور مہمان نوازی کے

جَنّٰتُ الْفِرْدَوْس : فردوس کے باغات

عربی زبان میں: "فردوس" کا لفظ قدیم فارسی لفظ "پَردیس (Pardis)" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے "باغ" یا سرسبز جگہ

عربی (قرآن) میں: اس لفظ کو "اعلیٰ ترین جنت" کے لیے استعمال کیا گیا ہے، (الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ) - [23:11]

"جب تم اللہ سے جنت مانگو تو الفردوس مانگا کرو، کیونکہ وہ جنت کا درمیانی اور بلند ترین مقام ہے جس کے اوپر رحمن کا عرش ہے، اور اس سے ہی جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں" [صحیح بخاری:2790]

"جنت کے درجے سو ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ درجہ الفردوس ہے" [ترمذی]

خَالِدِينَ فِيهَا - ہمیشہ رہیں گے وہ اس میں

لَا يَبْغُونَ - اور نہ چاہیں گے

بَغٰی يَبْغِیْ ، بَغْيًا: چاہنا، خواہش کرنا

عَنْهَا حِوَلًا - اس سے کوئی تبدیلی

حِوَلًا : جگہ بدلنا، تبدیلی، پلٹنا

اردو میں : حال، احوال، حائل، محال، حیلہ، تحویل

قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ - کہہ دیجئے اگر ہو جائے سمند (کا پانی)

مِدَادًا - روشنائی

مِدَاد : سیاہی، روشنائی

مَدّ : کسی چیز کو لمبائی میں کھینچنا اور بڑھانا

سیاہی کو مداد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ مسلسل قلم سے آتی رہتی ہے اور تسلسل سے کاغذ پر پھیلتی رہتی ہے

اردو میں : مد، مد و جزر، مدد، امداد، مدت، مداد

لِّكَلِمٰتِ رَبِّیۡ - میرے رب کی باتوں (کو لکھنے) کے لیے

كَلِمٰتِ : باتیں

یہاں اس سے مراد اس کے کام اور کمالات اور عجائب قدرت و حکمت

لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ - (تو) یقیناً ختم ہو جائے سمندر

نَفِدَ يَنْفَدُ ، نَفَادًا : خرچ ہونا، ختم ہونا

قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ - (اس سے) پہلے کہ ختم ہوں

كَلِمٰتُ رَبِّیۡ - میرے رب کی باتیں

وَلَوۡ جِئۡنَا - اور اگرچہ ہم لے آئیں

جَآءَ يَجِیۡٓءُ ، مَجِیۡٓءُ : آنا

بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا - اس کی مثل (اور سمندر) مدد کے طور پر

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۙ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ
مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، ان کی میزبانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر کہیں جانے کو ان کا جی نہ چاہے گا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ، کہو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے روشنائی بن جائے تو وہ ختم ہو جائے مگر میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں، بلکہ اگر اتنی ہی روشنائی ہم اور لے آئیں تو وہ بھی کفایت نہ کرے۔

As for those who believe and do good works, the Gardens of Paradise shall be there to welcome them; They shall forever dwell in the Gardens of Paradise, desiring no change.
Tell them, "If the ocean became ink for writing the words of my Lord, surely the ocean would be exhausted before the words of my Lord came to an end -- even if We were to add another ocean to it."

محمد اقبال

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝۱۰۷ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝۱۰۸ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي

ایمان اور عمل صالح کی زندگی

- موجودہ دنیا میں ایمان اور عمل صالح کی زندگی اختیار کرنا زبردست قربانی کا ثبوت دینا ہے۔ یہ چھپی ہوئی جنت کی خاطر نظر آنے والی جنت کو چھوڑنا ہے۔ یہ اس مشکل ترین امتحان میں پورا اترنا ہے جب کہ آدمی مجرد دلیل کی سطح پر حق کو پہچانتا ہے اور اپنی زندگی اس کے راستہ پر ڈال دیتا ہے
- جو لوگ اس معرفت اور اس کار کردگی کا ثبوت دیں ان کا انعام یہی ہے کہ ان کو ابدی راحت و آرام کے باغوں میں داخل کردیا جائے۔ وہ باغات کیسے ہوں گے اور کہاں ہوں گے ۔ اس کائنات کی وسعت بیحد و حساب ہے اور جنت کی وسعت بھی ہمارے احاطہ خیال میں نہیں سما سکتی
- اہل بہشت وہاں اتنے خوش اور راضی ہوں گے کہ وہاں سے کسی اور مقام پر منتقل ہونے کی یا اس حالت میں تبدیلی کی کبھی خواہش نہیں کریں گے

معجزہ کا مطالبہ کرنے والوں کو جواب :

- مشرکینِ مکہ کی سب سے بڑی گمراہی یہ تھی کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے لیے غیر معمولی معجزات اور نشانیاں مانگتے تھے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ایسی نشانی اگر ظاہر ہو جائے جو انسان کے بس میں نہ ہو تو تبھی وہ ایمان لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقلی کوتاہی کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ خود انسان کا وجود اور پوری کائنات پہلے سے ہی اللہ کی قدرت اور حکمت کی بہترین نشانیاں ہیں، جن پر غور کرنا کافی ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

- اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور حکمتوں کو اگر کوئی شخص شمار کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا ۔ بطور مثال فرمایا کہ کہ سارے سمندر اگر سیاہی بن جائیں اور اس سیاہی سے اس کی قدرت و حکمت کی آیات اور باتوں کو لکھنا شروع کیا جائے تو سارے سمندر خشک ہو جائیں گے لیکن ان آیات کا احاطہ نہیں ہو سکے گا بلکہ اگر مزید سات سمندر بنا دیئے جائیں تب بھی یہ مضمون تشنہ ہی رہے گا۔

دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر   ماہم چناں در اول وصف تو ماندہ ایم

دفتر ختم ہو گیا اور عمر بھی تمام ہو گئی، مگر ہم اب بھی تیرے وصف (تعریف) کے آغاز میں ہی رکے ہوئے ہیں (حافظ شیرازی)

یہ آیت کریمہ (١٠٩)

- اس آیتِ کریمہ میں اس حسی تمثیل (Concrete Analogy) کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے علم، کلام، اور قدرت کی لامحدودیت کو بیان کیا گیا ہے یہ تمثیل انسان کو اس حقیقت کا ادراک کراتی ہے کہ خالق کا علم مخلوق کے محدود ذرائع سے ماپا نہیں جا سکتا
- یہ آیتِ کریمہ انسان کو اس کی محدودیت کا احساس دلاتے ہوئے توحید، عجز، اور قرآن کی عظمت کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہے
- یہ انسان کو غور و فکر کی دعوت بھی ہے کہ وہ کائنات کے نظام کو دیکھ کر اللہ کے علم و حکمت کو پہچانے
- نبی کریم ﷺ سے معجزات/دلائل کا مطالبہ کرنے والے اللہ کی حقانیت پر ایمان لائیں۔ اس کا جواب، اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہر جگہ بکھری پڑی ہیں، اور اللہ کا علم اتنا وسیع ہے کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں تو بھی وہ ختم نہ ہو۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

- موجودہ سائنسی اندازے کے مطابق قابلِ مشاہدہ کائنات (Observable Universe) کا قطر تقریباً 93 ارب نوری سال (93 Billion light years) ہے۔
- ایک نوری سال وہ فاصلہ ہے جو روشنی ایک سال میں طے کرتی ہے: تقریباً 9.46 کھرب کلومیٹر (9.46 Trillion km)
- اندازہ کیجئے کہ کائنات کتنے کھرب کھرب کھرب کلومیٹر پر پھیلی ہوئی ہے؟
- کائنات میں اندازاً ۲۰۰ ارب سے ۲ ٹریلین کہکشائیں موجود ہیں، ہر کہکشاں میں ۱۰۰ ارب سے اٹریلین تک ستارے ہیں
- زمین ہماری کہکشاں، "Milky way" کے ایک کونے میں واقع ہے، جو خود اربوں کہکشاؤں میں ایک ذرہ ہے۔
- ہمارا سورج زمین سے ۱۳ لاکھ گنا بڑا ہے، لیکن کائنات میں ایسے ستارے موجود ہیں جو سورج سے لاکھوں گنا بڑے ہیں۔
- یہ اعداد و شمار محض اندازے ہیں، کیونکہ کائنات کا 95% حصہ (Dark Matter) اور (Dark Energy) ابھی تک انسانی سائنس کے لیے ایک معمہ ہے
- انسانی دماغ صرف محدود ڈیٹا پراسیس کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، ہماری آنکھیں صرف Visible Light Spectrum (400-700 nm) دیکھ سکتی ہیں، جبکہ کائنات کی زیادہ تر معلومات ریڈیو ویوز، ایکس رے، اور گاما رے میں پوشیدہ ہیں۔
- انسان زمان و مکان (Time & Space) کی قید میں ہے "لامحدود/ابدی" چیزوں کو صرف تصوراتی طور پر سمجھ سکتا ہے، عملاً نہیں
- جو کچھ اللہ نے پیدا فرمایا ہے اس کے متعلق انسان کا علم سمندر کے ایک قطرے کے برابر بھی نہیں

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝١١٠

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا - کہہ دیجیے (اے نبیؐ) کہ میں صرف

اِنَّمَآ : کلمۂ حصر (معانی کی محدودیت پر دلالت کرتا ہے)
(صرف اور صرف/بس/فقط....)

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ - انسان ہوں تمہاری ہی طرح

يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ - وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ بس

اَوْحٰى يُوْحِىْ ، اِيْحَآءٌ: وحی کرنا (IV)

اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا -پس جو (شخص) اُمید رکھتا ہو

رَجَا يَرْجُوْ ، رَجَآءٌ: امید رکھنا، توقع رکھنا

اردو میں: رجا، رجائیت، ارغوان (سرخ رنگ)

لِقَاۗءَ رَبِّهٖ - اپنے رب سے ملاقات کی

فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا - تو چاہیے کہ وہ عمل کرے نیک

وَّلَا يُشْرِكْ - اور نہ شریک بنائے

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا - اپنے رب کی عبادت میں کسی ایک کو

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ
بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝١١٠

اے محمد (ﷺ)، کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میرے طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے، پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔

Say, "I am only a human being like yourselves. It is revealed to me that your God is One God. So let him who hopes to meet his Lord do good deeds and let him associate no one else in the worship of his Lord."

محمد اقبال

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًـاوَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

رسالت کا مقام ۔افراط و تفریط کے مقابل قرآنی توازن

- نبی کریم ﷺ کو حکم کہ آپؐ اپنے بارے میں لوگوں کے نامعقول تصورات کے مقابل اپنے بشری پہلو کو تاکید سے بیان کریں یہ اس لیے کہ نبوت کے بارے میں پوری تاریخ انسانی میں بہت غلو اور مبالغہ ہوا ہے
- کہیں نبی کو اللہ کا بیٹا بنا دیا گیا، کہیں ان کو اوتار اور خدائی کا درجہ دے دیا گیا اور ان کی پوجا ہونے لگی۔ کہیں ان کو عام انسانوں کے درجے سے گرا دیا گیا، کہیں ان کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا حتیٰ کی قتل بھی کیا گیا
- قرآن کریم نے نبی ﷺ کا مقام بھی واضح کیا اور حدود بھی۔ بتایا گیا کہ آپ ﷺ (بھی اور دیگر تمام انبیاءِ علیہ السلام بھی) انسان تھے ،ان کی عبادت حرام ہے— وہ اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں، اُن کا امتیاز اور وصف اُن پر وہی کا آنا ہے۔اُن کی توہین کفر ہے
- اور اس کا مقصد :
- نبی ﷺ کو معاذ اللہ " انسان کے سوا کوئی اور نورانی مخلوق " یا "خدا کا جز" سمجھنے سے روکنا اور غلو سے بچانا
- آپ ﷺ کی بشریت اس بات کی دلیل ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لیے ہے، نہ کہ کسی انسان کے لیے (توحید کی طرف دعوت دینا اور شرک سے بچانا

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝110

رب کے حضور پیشی اور ملاقات

- قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور اعمال کا حساب کتاب ایک یقینی امر ہے۔ اس دن سرخروئی س اور سرفرازی کا دارو مدار دو چیزوں پر ہے،:

1. عمل صالح، یعنی وہ عمل جو رب کی رضا و خوشنودی کیلیئے اور دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہو۔ یعنی اخلاص اور اتباع پر مبنی ہو۔ ریا و بدعت کے سے پاک ہو۔ یہی عملِ صالح جنت تک لے جانے والی چیز ہے
2. اپنے رب کی عبادت و بندگی میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے۔ کیونکہ شرک عمل کو تباہ کرنے والی چیز ہے اور اس سے بچنا عبادتِ الٰہی کی شرطِ اول ہے

- رب سے ملاقات (لقائے رب) : قرآنِ کریم میں رب سے ملاقات (لقاء اللہ) کا ذکر ۳۳ مرتبہ آیا ہے جو ایمان اور آخرت کی تیاری کا بنیادی محور ہے
- یہ عقیدہ انسان میں مضبوط احساسِ جوابدہی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ ہر چھوٹا بڑا عمل اللہ کے حضور پیش ہوگا، یہ برائی سے روکنے اور نیکی کی طرف راغب کرنے میں زبردست محرک کا کام کرتا ہے — اللہ سے ملاقات کا یقین اعمال میں اخلاص لے آتا ہے۔ مومن پھر ہر نیک کام صرف خدا کی رضا کے لیے کرتا ہے نہ کہ دکھاوے یا ذاتی فائدے کے لیے
- اللہ سے ملاقات (لقاء اللہ) پر تفصیلی ضمیمہ اضافی مواد کے حصے میں

اضافی مواد

Reference Material

آیات ۱۰۲ - ۱۱۰

- **دنیا کی ظاہری چمک دمک اور انسان کی آزمائش**: دنیا کی زیب و زینت ایک عارضی امتحان ہے، جس میں انسان کی نیت، محنت اور مقصد کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ جو لوگ دنیا کو مقصد بنا لیتے ہیں، ان کی ساری تگ و دو حبوطِ اعمال Nullification of (deeds) کی نذر ہو جاتی ہے۔
- **سب سے زیادہ خسارے میں کون؟** وہ لوگ جو اپنی محنت و کارکردگی صرف دنیا کے لیے وقف کرتے ہیں، اور آخرت کا کوئی منصوبہ نہیں بناتے۔ ان کے تمام اعمال، خواہ دنیا میں کتنے ہی شاندار ہوں، آخرت میں بے وزن ہوں گے۔
- **آخرت کی تیاری اور مطلوب عمل** - نجات ان لوگوں کے لیے ہے جو: ایمان کے ساتھ نیک عمل کرتے ہیں، ہر کام اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں، شرک سے پاک زندگی گزارتے ہیں، اور آخرت کو اصل مقصد سمجھتے ہیں۔ اللہ کے ہاں وہی عمل قابلِ قبول ہوگا جو اخلاص اور سنت کے مطابق ہو۔
- **معجزات کا مطالبہ اور اس کا جواب** : کفار کے معجزاتی مطالبات کو رد کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔ اگر سارے سمندر سیاہی بن جائیں تو بھی اللہ کے علم و حکمت کا احاطہ نہیں ہو
- **رسالت کا قرآنی تصور**: غلو سے اجتناب - نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی بشریت کو نمایاں کریں تاکہ کوئی آپ کو خدائی مقام نہ دے، اور کوئی آپ کی توہین نہ کرے۔ آپ ﷺ اللہ کے برگزیدہ بشر اور وحی کے حامل ہیں۔ عبادت صرف اللہ کے لیے ہے، نہ کسی انسان کے لیے۔
- **نتیجہ اور دعوتِ عمل** : دنیا آزمائش ہے، اصل کامیابی آخرت میں ہے۔ انسان کو واضح فیصلہ کرنا ہے کہ وہ طالبِ دنیا ہے یا طالبِ آخرت۔ نجات کے لیے ایمان، عملِ صالح، اخلاص، اور توحید ضروری ہے

http://www.NastaliqOnline.ir

لِقَاءَ اللهِ

رب سے ملاقات

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ

قرآن کا ایک اسلوب

☆ قرآن کا ہر حکم اہم - چاہے ایک آیت یا آیت کا حصہ ہی کیوں نہ ہو

☆ زیادہ اہم مضامین قرآن میں دو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ

☆ چند مضامین تو بیسیوں مرتبہ

☆ تواتر سے

☆ مکی سورتوں میں بھی — مدنی میں بھی

☆ قرآن میں جگہ بہ جگہ پھیلے ہوئے

☆ پڑھنے والے کی نظر سے یہ مضامین کہیں بھی مخفی نہ رہیں — بار بار کی یاد دہانی

رب سے ملاقات - لِقَاءَ اللّٰهِ

33 مرتبہ **رب سے** اس ملاقات کا لفظاً ذکر ہے - قرآن میں

- 3 مرتبہ فعل (III) کی صورت میں – يُلَٰقُ
- 23 مرتبہ مصدر (III) کی صورت میں - لِقَآء
- 6 مرتبہ فاعل (III) کی صورت میں- مُلَٰق ، مُلَٰقِي
- ا مرتبہ مصدر (VI) کی صورت میں - التَّلَاقِ

ملاقات کا ذکر قرآن میں - کن احوال میں؟ کیسے؟

ہر پہلو سے

- ☆ ملاقات کا انکار کرنا
- ☆ انکار کے عواقب اور نتائج
- ☆ اس ملاقات کو بھول جانا
- ☆ بھول جانے کے عواقب اور نتائج
- ☆ ملاقات کو یاد رکھنے والے
- ☆ ملاقات کی تیاری کرنے والے
- ☆ ملاقات کی تیاری کرنے والوں کا انجام خیر
- ☆ ملاقات کی کیفیت

http://www.NastaliqOnline.ir

ملاقات

محمد اقبال

http://www.NastaliqOnline.ir

کائنات میں غور و فکر کا نتیجہ و ثمرہ رب کی ملاقات اور پیشی کا یقین

☆ اللّٰهُ الَّذِی رَفَعَ السَّمٰوَاتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی
عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِی لِأَجَلٍ
مُسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ
تُوقِنُونَ 13/2

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہر ایک اپنے وقت معین پر چل رہا ہے وہ ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے نشانیاں کھول کر بتاتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کر لو

http://www.NastaliqOnline.ir

حاضری کی کیفیت

⇦ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا..... 19/95

سب قیامت کے روز فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے

⇦ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ...... 6/94

(اور اللہ فرمائے گا) لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا،

⇦ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا..... 19/80

اور مالک بن جائیں گے ہم ان سب چیزوں کے جن کا یہ ذکر کر رہا ہے اور یہ حاضر ہو گا ہمارے حضور اکیلا

انکار کرنے والے

محمد اقبال

ملاقات سے انکار

⇦ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ 7/147

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال برباد ہوگئے یہ جیسے عمل کرتے ہیں ویسا ہی ان کو بدلہ ملے گا

⇦ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا 18/105

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا۔ اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے، قیامت کے روز ہم انھیں کوئی وزن نہ دیں گے

ملاقات سے انکار

⇦ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ..... 6/31

وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے اپنے رب کی ملاقات کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آ پہنچے گی تو کہیں گے اے افسوس ہم نے اس میں کیسی کوتاہی کی اور وہ اپنے بوجھ اپنے پیٹوں پر اٹھائیں گے خبردار وہ برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائیں گے

⇦ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ 30/16

اور جنہوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ہے وہ عذاب میں حاضر رکھے جائیں گے۔

ملاقات کو بھول جانے والے

محمد اقبال

ملاقات کو بھول جانے والے

⇦ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ 32/14

پس اب چکھو مزا اپنی اِس حرکت کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا، ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے۔ چکھو ہمیشگی کے عذاب کا مزا اپنے کرتوتوں کی پاداش میں

⇦ وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ 45/34

اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ آج ہم بھی اُسی طرح تمہیں بھلائے دیتے ہیں جس طرح تم اِس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے۔ تمہارا اٹھکانا اب دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہے

ملاقات کو بھلا دینے والے عوامل

محمد اقبال

http://www.NastaliqOnline.ir

ملاقات کو بھلا دینے والے عوامل

⇦ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ
هٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ 7/51

جنہوں نے اپنا دین تماشا اور کھیل بنایا اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا ہے سو آج ہم انہیں بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا.......

⇦ ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيٰتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُونَ 45/35

یہ تمہارا انجام اس لیے ہوا ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق بنالیا تھا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے کہا جائے گا کہ معافی مانگ کر اپنے رب کو راضی کرو

ملاقات کو بھلا دینے والے عوامل

⇦ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا
قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ 6/130

اے جنو اور انسانوں ! کی جماعت کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکام سناتے تھے وہ اس دن کی ملاقات سے تمہیں ڈراتے تھے کہیں گے ہم اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیا ہے اور اپنے اوپر ہی گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے

⇦ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيٰتِنَا غٰفِلُونَ 10/7

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی ہی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں، اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں

⇦ أُولٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ 10/8

اُن کا آخری ٹھکانہ جہنم ہو گا اُن برائیوں کی پاداش میں جن کا اکتساب وہ (اپنے اس غلط عقیدے اور غلط طرز عمل کی وجہ سے) کرتے رہے

اللہ سے ملاقات کی امید رکھنے والے

محمد اقبال

اللہ سے ملاقات کی امید رکھنے والے

☆ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا 18/110

پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے

☆ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ اللهِ فَإِنَّ اَجَلَ اللهِ لَاٰتٍ ۔العنکبوت:۵

جس کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید ہے (اس کو تیاری کر لینی چاہیے) کیونکہ اللہ کا مقررہ کردہ وقت آنے والا ہے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلا سَيُكَلِّمُ رَبَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ، ثُمَّ يَنْظُرُ مَنْ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلا يَرَى إِلا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ ، فَلا يَرَى إِلا مَا قَدَّمَ ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلا يَرَى إِلا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

تم سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ براہ راست گفتگو کریگا (حساب لیگا)، درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا - جب یہ شخص دائیں جانب دیکھے گا تو سوائے اپنے اعمال کے کچھ نہ پائے گا اور جب وہ بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی تو سوائے اپنے اعمال کے کچھ نہ پائے گا پھر سامنے دیکھے گا تو وہاں جہنم اپنی ہولناکیوں کے ساتھ موجود ہوگی، تو پھر اے لوگو آگ سے بچنے کی فکر کرو چاہے کھجور کا آدھا حصہ ہی دیکر - (متفق علیہ)

جسے اللہ سے ملنا پسند ہے

☆ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ، أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ

وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ، كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ أخرجه البخاري

☆ جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

اور جو اللہ ملنا پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا

جسے اللہ سے ملنا پسند ہے

- ☆ عائشہ رضی اللہ عنہا یا نبی ﷺ کی کسی زوجہ نے فرمایا ہم تو موت کو ناپسند کرتی ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا :
- ☆ یہ بات نہیں لیکن جب مومن کی موت قریب آتی ہے تو اسے اللہ تعالی کی رضا اور کرم کی خوشخبری سنائی جاتی تو اس کے نزدیک جو کچھ آگے ہے اس سے زیادہ پسند کوئی چیز نہیں ہوتی تو وہ اللہ تعالی کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور بیشک کافر کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی خبر دی جاتی ہے تو اسے اس زیادہ ناپسند کوئی چیز نہیں ہوتی جو کچھ اس کے آگے ہے وہ اللہ تعالی کی ملاقات کو ناپسند کرتا اور اللہ تعالی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے) - صحیح البخاری

اللہ سے ملنا کسے پسند ہوگا ؟

محمد اقبال

اللہ سے ملنا کسے پسند ہو گا ؟

- ☆ جو اس دنیا میں حقیقتاً ، شعوری طور پہ اللہ کا بندہ ہے
- ☆ اسی کا غلام اور اسی کا عبد ہے- سارے جھوٹے معبودوں اور طاغوت کا انکاری
- ☆ اسی کے قانون کو سب سے برتر قانون مانتا بھی ہے، اپنے اوپر بھی لاگو کرتا ہے اور معاشرے میں بھی اسی کے نفاذ کا خواہاں ہے
- ☆ اسی کے گن گاتا ہے اسی کے نفاذ کیلیئے جدو جہد کرتا ہے
- ☆ اپنی جان، اپنا مال ، اپنے اوقات ، اپنے وسائل عند الطلب قربان . .
- ☆ جو لوگوں سے جڑتا ہے تو اسی کے لیئے ، کٹتا ہے تو اسی کے لیئے
- ☆ زندگی کی ہر ضرورت اسی اللہ سے مانگتا ہے
- ☆ ہر مشکل میں اسی کو پکارتا ہے
- ☆ لوگوں کو دیتا ہے تو اللہ کی لیے اور روکتا ہے تو اسی کے لیے
- ☆ مخلوق کی خدمت کرتا ہے تو اس لیے کہ یہ خالق کو بہت پسند ہے
- ☆ حسن خلق کی اعلیٰ منزل کا خواہاں بھی اسی لیے کہ اسکا رب اسے احسن الخلائق شمار فرمائے

اللہ سے ملنا کسے پسند ہوگا ؟

جسے خلوت و جلوت میں اسی کا خیال رہتا ہے

☆ جسے ہر لحظہ یہ خیال دامن گیر رہتا ہے کہ :

☆ لوگوں سے جھوٹ نہ بولوں کہ وہ اسے ناپسند کرتا ہے

☆ کسی کا حق نہ ماروں کی وہ کبھی اسے معاف نہیں کریگا

☆ صلۂ ارحام کا باعث بنوں کی اس نے اسکا حکم دیا ہے

☆ لوگوں کے لیئے آسانیاں بانٹوں کہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے

☆ اس کے پسندیدہ دین کے اوپر ثابت قدم رہوں کی اسکے انعامات کا مستحق بنوں

☆ اسکے دین کے قیام و نفاذ کی جدوجہد کا عملی حصہ بنوں کہ انصار اللہ کا لقب پاؤں

http://www.NastaliqOnline.ir

اللہ سے ملنا کسے پسند ہو گا ؟

☆ جسکا مطلوب - اللہ ہو گا

☆ جس کا مقصود - اللہ ہو گا

☆ جس کا معبود - اللہ ہو گا

اللہ سے ملنا اسے پسند ہو گا جس نے اس دنیا کی زندگی

⇦ ایمان کے نور، اعمال کے احتساب اور اللہ سے تقوے کے ساتھ گذاری ہو گی

☆ اللہ سے ملاقات جتنی قریب آئے گی اسکا اشتیاق بھی زیادہ ہو گا

کشادِ درِ دل سمجھتے ہیں اس کو ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

نشانِ مردِ مومن با تو گویم چوں مرگ آید تبسم لب اُوست

http://www.NastaliqOnline.ir
http://www.NastaliqOnline.ir

کیا میں اللہ سے

ملاقات

کے لیئے تیار ہوں ؟

کیا ہم اللہ سے ملاقات کے لیے تیار ہیں؟

اس پر وعظ وتذکیر

اس پہ دروس

اس پہ مذاکرے

اسکا ہماری زندگی میں چال چلن

کہاں ہے؟

http://www.NastaliqOnline.ir